آخری موقع!

مُصنف: شہزاد الیاس

آخری موقع!

مُصنف: شہزاد الیاس

جنوری ۲۰۲۴

ناشرین: پاور اِن ورڈ منسٹریز۔۔۔لاہور پاکستان!
www.powerinwordministries.com

1

آخری موقع

دیکھیں آپ کے بیٹے کی شرارتوں سے سبھی تنگ ہیں ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔!
اِسے میں اِس بات کی آخری وارننگ دے رہی ہوں اگر دوبارہ اِس نے کسی سٹوڈنٹ یا ٹیچر کے ساتھ بدتمیزی کی تو میں آپ کے بیٹے کو سکول سے نکال دوں گی! حد ہوتی ہے بدتمیزی کی پرنسپل کرخت لہجے میں بولی۔ ناہید کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ جی میں مانتی ہوں کہ میرے کہنے پر آپ نے احسن کو پہلے بھی کئی موقع دیئے ہیں اُس کی تمام شرارتوں کا مجھے عِلّم ہے لیکن آپ سمجھ سکتی ہیں میں ماں ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ میرا بچہ تعلیم حاصل کرے پر میرے لاکھ سمجھانے پر بھی وہ نہیں سمجھا۔ دیکھیں یہ آپ کا مسئلہ ہے میں نہیں چاہتی کہ آپ کے اکیلے بچے کی وجہ سے سکول کے تمام لوگ پریشان ہوں۔ میں آپ کے جذبے کی قدر کرتے ہوئے اُسے بس یہ آخری موقع دے رہی ہوں اُس کے بعد میں شاید آپ کی کوئی مدد نہ کرسکوں۔۔۔!

آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔۔۔ ناہید بجھے ہوئے دل کے ساتھ آفس سے باہر نکلی۔ احسن باہر بنچ پر بُت بنا بیٹھا تھا۔ احسن آخر کب تک چلے گا تمہارا یہ ڈھیٹ پن؟ تمہاری وجہ سے تمہارے ابو روز میری بے عزتی کرتے ہیں اور بات بھی ٹھیک ہے وہ کتنی محنت سے تمہارے سکول کے تمام اخراجات پورے کرتے ہیں۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اتنے اچھے سکول میں پڑھانے کے لئے ہم کتنی مشکل سے فیس اور دیگر واجبات ادا کرتے ہیں۔

تمہارے ابو کہتے ہیں کہ میں خود تو تعلیم حاصل نہیں کر سکا لیکن میری خواہش ہے کہ میرا بیٹا

خوب پڑھے لکھے اور اِس معاشرے میں ایک عزت دار شخص کی حیثیت سے زندگی گزارے لیکن تمہارے روز روز کے جھگڑوں اور بدتمیزیوں کو دیکھ کر لگتا ہے تمہارے ابّو کا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا! سکول والوں کو صفائیاں دے دے کر ہم تنگ آ چکے ہیں۔ تمہاری اِنہیں حرکتوں کی وجہ سے تُمہیں پہلے بھی دو سکولوں سے فارغ کیا گیا ہے اور اب اِس تیسرے سکول میں بھی پرنسپل نے میری لاکھ مِنت سماجت کے بعد ایک آخری موقع دیا ہے۔ کیا تمہیں ہم پر ذرا بھی ترس نہیں آتا؟ کیا تمہیں ہماری مشکلات کا ذرا سا بھی احساس نہیں ہوتا؟ بولو جواب دو؟ احسن سر جھکائے بنچ پر بیٹھا رہا۔ اب تُم چھوٹی کلاس میں نہیں ہو جو ٹیچرز تمہاری شرارتیں برداشت کر لیں گی اب خیر سے تُم آٹھویں جماعت کے طالبِ علم ہو۔ تمہاری مہربانی ہماری زندگی کو اتنا مشکل نہ کرو براہ کرم ہم پر رحم کرو۔۔۔ امی غلطی میری نہیں لڑکے مجھے چھیڑ رہے تھے میں نے اُنہیں منع کیا پر وہ باز نہ آئے بس پھر مجھے غصہ آ گیا۔ ہر بار غلطی دوسروں کی ہی ہوتی ہے بھلا کبھی تُم بھی غلط ہو سکتے ہو؟ اگر لڑکے تنگ کر رہے تھے تو تمہیں ٹیچر کو بتانا چاہیئے تھا یہ کوئی طریقہ ہے کہ مار کٹائی شروع کر دی تم نے؟ احسن سر جھکائے خاموش رہا۔ شرارتوں کی بجائے پڑھائی پر دھیان دو بیٹا ہر مضمون میں تمہارے نمبر کم ہیں مشکل سے پاس ہوئے ہو۔ اپنے دوست سائمن کو دیکھا ہے کتنا لائق بچہ ہے سب ٹیچرز اور بچے اُسے کتنا پیار کرتے ہیں؟ سائمن میرا دوست نہیں ہے! چلو کلاس فیلو تو ہے اُسی سے کچھ سیکھو۔۔۔

(ٹن ٹن ٹن۔۔۔ چھٹی۔۔۔ سب بچے اپنی کلاسوں سے باہر نکلنے لگے۔) احسن نے بھی اپنا بستہ اُٹھایا اور باہر کی جانب چل پڑا۔ ناہید بھی بوجھل قدموں سے احسن کے پیچھے پیچھے باہر

نکلی جہاں سے اُنہوں نے گھر کے لئے رکشہ لیا۔ میں بہت سی باتیں تمہارے باپ سے چھُپاتی ہوں اگر اُنہیں پتہ چلا کہ پرنسپل نے پھر مُجھ سے تمہاری شکایت کی ہے تو اُن پر کیا گزرے گی؟ گزرے گی کیا وہ مجھے پیٹنا شروع کردیں گے اور بھلا اُنہوں نے کیا کرنا ہے۔ احسن شرم کرو تمہارے ابّو جلاد نہیں ہیں جو ہر وقت تمہیں مارتے ہی رہیں۔ وہ تو تمہاری حرکتیں اُنہیں مجبور کرتی ہیں۔ ورنہ وہ تو تمہیں اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ احسن غصے میں اپنے سکول بیگ پر بنے کارٹونز کو ناخنوں سے کھُرچنے لگا۔ احسن یہ کیا بدتمیزی ہے آئے دن سکول بیگ لے کر دیتے ہیں اپنی چیزوں کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرتا ہے؟ امی آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں بس!

ناہید کا دل کیا کہ وہ احسن کے اِس نازیبا رویئے پر اُس کی خوب پٹائی کردے پر اُس نے خود پر قابو پالیا اور بالکل خاموش ہوگئی۔ پر دل ہی دل میں وہ احسن کے اِس تلخ انداز سے ڈر بھی گئی تھی۔

سکول کے سب بچے بہت خوش تھے کیونکہ سکول کی طرف سے اُنہیں سیر کے لئے ریس کورس پارک میں لے جایا جا رہا تھا۔ اِس سے پہلے کہ بچے بسوں میں سوار ہوتے اُن کی کلاس ٹیچرز اُنہیں سمجھانے لگیں کہ بچو تم سب نے وہاں جا کر اُن تمام ہدایات کو یاد رکھنا ہے جن کے تعلق سے آپ کو گزِشتہ ایک ہفتے سے بتایا جا رہا ہے! مِس نسرین احسن کی کلاس ٹیچر تھیں۔ اُنہوں نے سب بچوں کے ساتھ ساتھ احسن کو خصوصی طور پر احتیاط برتنے کی تلقین کی۔ احسن میں وہاں تمہاری کسی قسم کی شرارت کو برداشت نہیں کروں گی۔ میڈم کی طرف سے ہمیں سختی سے

کہا گیا ہے کہ تمام کلاس ٹیچرز اپنے اپنے بچوں کی ذمہ دار ہوں گی ! اِس لئے سب سے گزارش ہے کہ اچھے بچوں کی طرح رہنا ہے میں تُم میں سے کسی کے بارے میں کوئی شکایت نہ سنوں سمجھ گئے آپ سب لوگ ! ۔۔۔اور سائمن تُم سب بچوں پر نظر رکھو گے اگر کوئی بچہ شرارت کرے تو فوراً مجھے بتانا ! جی مِس سائمن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ احسن کے دل میں سائمن کے لئے کبھی محبت کے جذبات نہیں اُبھرے تھے حالانکہ سائمن ہر موقع پر احسن کی مدد کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

موسم بھی بہت اچھا تھا ہلکے ہلکے بادلوں کے ساتھ ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی۔ سورج بادلوں سے نکلنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا اور کئی بار اسے کامیابی بھی حاصل ہوئی پر تھوڑی ہی دیر میں آسمان پر کالے بادل چھانے لگے۔ بچوں سمیت ٹیچرز بھی اس سُہانے موسم سے لُطف اندوز ہو رہے تھے۔

کچھ دیر آبشار کے پاس رُکنے کے بعد ٹیچرز نے بچوں کو اجازت دی کہ وہ اپنے اپنے مونیٹرز کے ساتھ قریبی گراؤنڈ میں کھیلنے کے لئے جا سکتے ہیں۔ یہ اعلان سُنتے ہی بچوں کو جیسے پَر لگ گئے اور وہ مختلف گراؤنڈز میں اپنے اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلوں میں مصروف ہو گئے۔ کہیں کرکٹ، کہیں فٹ بال، کہیں لڈو تو کہیں بیڈمنٹن جیسے کھیل کھیلے جانے لگے کچھ بچوں نے ٹولیوں کی صورت میں اِدھر اُدھر گھومنا بھی شروع کر دیا۔ ٹیچرز بھی ایک جگہ چادر بچھا کر گپ شپ کرنے لگیں۔ کچھ بچوں نے ٹیچرز کے ساتھ گروپ فوٹو سیشن کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ سب بہت اچھا محسوس کر رہے تھے۔ کوئی دو گھنٹے کے بعد اعلان کیا گیا کہ سب بچے ایک

ہی گراؤنڈ میں جمع ہو جائیں تا کہ ریفریشمنٹ کے لئے جو کچھ میکڈونلڈ سے منگوایا گیا ہے بچوں میں تقسیم کیا جا سکے۔ گرم فرینچ فرائز اور برگروں کی خوشبو نے سب کی بھوک کو اور بڑھا دیا لیکن زیادہ تر بچے اپنے برگرز جلدی جلدی کھا کر دوبارہ کھیلنے کے لئے جانا چاہتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایسے مواقع بار بار نہیں آتے۔ سب بچوں نے بڑی احتیاط سے اپنے اپنے ڈبے اور کولڈ ڈرنک کے گلاس ڈسٹ بِن میں ڈالنا شروع کر دیے۔ پھر یہ اعلان ہوا کہ اب سب بچے جھیل کی طرف چلیں تا کہ اگر کوئی بوٹنگ کرنا چاہے تو کر سکے۔ آسمان سے ہلکی ہلکی پھُوار بھی گرنا شروع ہو گئی۔ کُچھ ٹیچرز نے مشورہ دیا کہ بارش کے تیز ہونے سے پہلے بچوں کو واپس لے جایا جائے لیکن بچوں کے پُر زور اِسرار پر کچھ دیر رُکنے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ بارش ایسی نہیں تھی کہ اُس سے بھیگنے کا اندیشہ ہو۔ جھیل پر پہنچ کر بچے اِس بات سے خوش تھے کہ بوٹنگ ہو گی کئی بچے اِس سے پہلے بھی بوٹنگ کر چُکے تھے لیکن کئی بچوں کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ اس لئے وہ خوفزدہ ہونے کے باوجود اِس خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ وہ کشتی میں بیٹھ کر جھیل کی سیر کرنا چاہتے ہیں! ولید کشتی میں بیٹھنا تو چاہتا تھا لیکن اُسے پانی سے بہت ڈر لگتا تھا۔ احسن اور اُس کے کچھ دوست جھیل کے گِرد لگے جنگلوں میں پیر پھنسا کر آسمان سے گرتی ہوئی بارش کی ننھی ننھی بوندوں کو اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر محسوس کر رہے تھے۔ احسن کے دل میں شرارت تھی اُس نے ولید کو بھی ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ دوست ایسا موقع شاید کبھی نہ ملے۔ آؤ تم بھی ہمارے ساتھ اِن جنگلوں میں پیر پھنسا کر اوپر کھڑے ہو جاؤ مزہ آ جائے گا قسم سے۔ نہیں مجھے پانی سے ڈر لگتا ہے۔ میرے دوست ایک بار تجربہ تو کرو سب خوف دُور

ہو جائیں گے۔ ولید کی بزدلی پر سب اُسے چھیڑنے لگے۔ اپنے آپ کو بہادر ثابت کرنے کے لئے ولید ابھی جنگلے میں پیر پھنسا کر اوپر کی طرف اُبھرا ہی تھا کہ احسن نے بھاؤ کر کے اُسے ڈرا دیا پھر کیا تھا۔ ولید اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور سیدھا جھیل میں جا گرا۔ ایک دم چیخ و پکار مچ گئی ولید کو تیرنا بھی نہیں آتا تھا۔ اس بات نے اُس کو اور زیادہ خوفزدہ کر دیا۔ احسن کا ارادہ تو صرف ڈرانے کا تھا پر یہاں تو معاملہ ہی اُلٹ ہو گیا۔ سب مدد کے لئے پکار رہے تھے اِدھر ولید پانی میں بُری طرح غوطے کھا رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر احسن کا دل ڈُوبنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر ولید کو کچھ ہو گیا تو اچھا نہیں ہوگا۔ اُس کی چھوٹی سی شرارت اتنی بڑی مشکل کھڑی کر دے گی اُسے اس بات کا ذرا بھی اندازہ نہ تھا۔ اِس غلطی کا ازالہ ہو سکتا تھا اگر وہ ولید کو بچا سکتا لیکن افسوس اُسے تو خود بھی تیرنا نہیں آتا تھا۔ اتنے میں سب نے دیکھا کہ سائمن نے جھیل میں چھلانگ لگا دی اور وہ تیزی سے تیرتا ہوا ولید کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سائمن کو تیرتا دیکھ کر سب کا حوصلہ بڑھا ولید کا بار بار غوطے لگنے کی وجہ سے بُرا حال تھا۔ سائمن نے اُسے جا کر پکڑا تو ولید کی حالت غیر دیکھ کر اُس نے جلدی سے کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا اور جیسے ہی سائمن ولید کو لے کر کنارے کے پاس پہنچا تو پارک کا عملہ بھی موقع واردات پر آن موجود ہوا۔ مِس نسرین اُن کی اِس غفلت پر اُن پر برس پڑیں لیکن یہ سب کچھ اتنی اچانک ہوا کہ کوئی بھی اِس کے لئے تیار نہیں تھا لیکن جیسے ہی سائمن اور ولید پانی سے باہر آئے تو سب بچوں نے زوردار تالیوں سے اُن کا استقبال کیا۔ سب ٹیچرز اور بچے سائمن کو تعریفی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ٹھنڈے پانی کی وجہ سے ولید بُری طرح

کانپ رہا تھا لیکن اِس بات پر سب نے شُکر کیا کہ ایک بڑے نقصان سے بچ گئے۔ سب ٹیچرز کو اِس بات کی اطلاع مِل چُکی تھی کہ یہ سب کچھ احسن کی وجہ سے ہوا ہے۔ مِس نسرین نے زوردار تھپڑ احسن کے منہ پر مارا اُنکا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔ اب تمہاری اِس حرکت کے بعد تمہیں سکول میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ احسن کا شرم کے مارے بُرا حال تھا۔ سب اُسے بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ اُس نے ہاتھ جوڑ کر مِس نسرین اور تمام ٹیچرز سے معافی مانگی لیکن کوئی اُسے معاف کرنے پر تیار نہیں تھا۔

سائمن نے ولید کے کان میں کہا کہ تمہارے کہنے سے احسن کو ایک موقع مِل سکتا ہے۔ پلیز کُچھ کرو۔ میں تمام ٹیچرز سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ براہ کرم احسن کو معاف کر دیں خُدا کے فضل سے میں محفوظ ہوں اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ اگر آج سائمن نہ ہوتا تو شاید آج میں آپ لوگوں کے درمیان زندہ نہ ہوتا پر مجھے اِس بات کا یقین ہے کہ احسن کا ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا کہ وہ مجھے پانی میں گرائے۔ میں اور سائمن دونوں یہ چاہتے ہیں کہ احسن کو ایک موقع اور دیا جائے۔ ولید کی اِس بات پر سب زوردار تالیاں بجانے لگے جب کہ تمام ٹیچرز حیرت سے ولید اور سائمن کو دیکھ رہی تھیں۔

مِس شگفتہ نے ولید اور سائمن کی بہادری اور محبت کی داد دی۔ احسن تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ تم اتنے اچھے دوستوں کے ساتھ زیرِ تعلیم ہو۔ جو تمہاری بڑی سے بڑی غلطی کو بھی ہنس کر معاف کر دیتے ہیں۔ احسن نے تمام ٹیچرز سے ایک بار پھر معافی مانگی اور مِس شگفتہ سے کہا کہ آپ نے بالکل ٹھیک کہا واقعی میں خوش قسمت ہوں کہ ایسے اچھے ساتھی مجھے ملے۔ سچ تو یہ

ہے کہ ولید میرا اچھا دوست نہیں ہے ہماری آپس میں اتنی بات چیت بھی نہیں ہے اور سائمن کو تو میں نے کبھی اپنا دوست مانا ہی نہیں لیکن اِس نے ہمیشہ میری مدد کرنے کی کوشش کی ہے لیکن آج جو کچھ اُس نے میرے لئے کیا ہے میں اِسے دوست نہیں بلکہ اپنا بھائی کہوں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ احسن کی بات سُن کر ولید اور سائمن نے باہیں پھیلا دیں اور احسن دوڑ کر اُن دونوں سے لپٹ گیا۔ اُس دن کے بعد احسن کا رویہ یکسر بدل گیا۔ اب سکول میں سب اُس سے پیار کرتے ہیں اور ٹیچرز بھی اُس کی بڑی قدر کرتے ہیں کیونکہ اب وہ شرارتوں کی بجائے پڑھائی پر دھیان دیتا ہے۔

''ہماری زندگی میں رُونما ہونے والے واقعات کئی بار ہماری زندگی میں بہت بڑی تبدیلی کا سبب بن جاتے ہیں۔ ولید اور سائمن نے احسن کے لئے کوشش کی کہ سب اُسے معاف کر کے ایک موقع اور دیں تا کہ وہ اپنے آپ کو تبدیل کر سکے اور اُن کی یہ کوشش رائیگاں نہیں گئی۔ کسی کے قصور کو معاف کر دینا واقعی بڑی صفت ہے خُدا اِس سے خوش ہوتا ہے۔''

ختم شُد

پادری شہزاد الیاس پاور اِن ورڈ منسٹریز میں پاسبانی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اُن کی اہلیہ آفیہ شہزاد اور بیٹا واعظ شہزاد بھی خدمت گزاری کے کام میں اُن کے ساتھ پیش پیش ہیں۔

آپ سے درخواست ہے ہماری چرچ ٹیم کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں

تاکہ خُدا کے کلام کی خِدمت خُدا کی مرضی کے مطابق سرانجام دے سکیں۔

اگر آپ کو یہ تحریر پسند آئی ہے تو آپ اِس تحریر کو ڈاؤن لوڈ کر کے اپنی کلیسیا کے اراکین، اپنے بہن بھائیوں

اور اپنے دوست احباب کے ساتھ ضرور شیئر کریں خدا آپ کو برکت دے شکریہ۔